



سوال

(27) قرآن کریم کے متعلق مغربی دنیا کی رائے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قانون فطرت کا تبع خدا کی وحدانیت کا قائل اور اس کی ہستی کا مقرر و گزیدہ کثرین ایندی کا معترف محض اس بناء پر کہ وہ اپنا طریقہ عبادت اسلامیہ سے جدا رکھتا ہے مشرک کا فرد زخی کہا جاسکتا ہے یا نہیں۔ (ثناء اللہ پر لہذا نرا ن پور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قرآن کریم کے متعلق مغربی دنیا کی رائے

از محمد عنایت اللہ مالک آل انڈیا نیک لائبریری کینی متوطن رامہ ایڈمی نظام دکن

قرآن عالم اسلام کا ایک مشترکہ قانون ہے۔ جو معاشرتی۔ ملکی تجارتی۔ فوجی۔ عدالتی۔ تعزیری۔ معاملات پر حاوی مذہبی غایطہ جس نے ہر چیز کو باقاعدہ بنایا۔ مذہبی رسوم سے لے کر حیات روزمرہ کے افعال روحانی تجارت سے جسمانی صحت۔ اجتماعی حقوق سے انفرادی حقوق اور دنیاوی سزا سے لے کر اخروی عقوبت تک تمام امور کو مسلک ضابطہ میں منسلک کر دیا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے دل پر انسانوں کی رہنمائی کے لئے نازل فرمایا۔ تمام مذاہب عالم میں ایسا مکمل دستور العمل ہونے کا فخر اسلام صرف اسلام ہی کو حاصل ہے۔ جس پر ستر کروڑ انسان فخر کر رہے ہیں۔ مغرب کے نامور علماء کی ایک بڑی جماعت اسلام کو دنیا کا سب سے برگزیدہ اور مکمل مذہب مانتی ہے۔ اور جس کی تعریف میں رطب السلان ہے۔ ان میں سے چند مستشرقین کے خیالات جو بجائے خود ایک ضخیم کتاب کی صورت ہوگی اس لئے باختصار درج کئے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر مورس جو فرانس کے مشہور ماہر علوم عربیہ ہیں جنہوں نے بحکم گورنمنٹ فرانس قرآن کریم کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں کیا تھا۔ اپنے ایک مضمون میں جو لہا دلفرانیسیسی زبان میں شائع ہوا تھا ایک اور فرانسیسی مترجم قرآن موسیو سالان ریناش کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ مقاصد کی خوبی اور مطالب کی خوش اسلوبی کے اعتبار سے یہ کتاب (قرآن) تمام آسمانی کتابوں پر فائق ہے۔ اس کی فصاحت و بلاغت کے آگے سارے جہاں کے بڑے بڑے انشاء پر اوزو شاعر سر جھکا دیتے ہیں۔

اور ایک جگہ کہتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو تفسیر الکلام مصنف سید امیر علی باب 17) روم کے عیسائیوں کو جو کہ ضلالت کی خندق میں گرے پڑے تھے۔ کوئی چیز نہیں نکال سکتی تھی۔ بجز اُص آواز کے جو غار حرا سے نکلی



پروفیسر ڈوانز مونتے

اپنی تالیف اشاعت مذہب عیسوی اور اس کے مخالف مسلمان ص 71 پر 1890ء (سہ) میں لکھتے ہیں۔ حضور ﷺ کا مذہب تمام کے تمام ایسے اصولوں کا مجموعہ ہے۔ جو عقولیت کے امور مسلمہ پر مبنی ہے۔ اور یہ وہ کتابہ ہے جس میں مسئلہ توحید ایسی پاکیزگی اور جلال جبروت کی کمال تیشن کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ کے اسلام کے سوا اس کی مثال کسی اور مذہب میں مشکل سے ملے گی۔

ریورنڈ آر بیسکونٹ کنگ

اپنی تقریر دین اسلام میں جو 17 جنوری 1915 کو قدیم طور پر لیبارٹریں چرچ نیو مارڈز میں کی گئی فرماتے ہیں۔

اسلام کی آسمانی کتاب قرآن ہے۔ اس میں وہ صرف مذہب اسلام کے اصول و قوانین درج ہیں۔ بلکہ اخلاق کی تعلیم روزمرہ کے متعلق ہدایات اور قانون ہے اکثر کہا جاتا ہے کہ قرآن محمد ﷺ کی تصنیف سب توریت و انجیل سے لیا گیا ہے۔ مگر میرا ایمان ہے اگر الہامی دنیا میں الہام کوئی شے ہے اور الہام کا وجود مکمل ہے تو قرآن شریف ضروری الہامی کتاب ہے۔ بلحاظ اصول اسلام مسلمانوں کو عیسائیوں پر فوقیت ہے۔

موسیو اوچین کلافل

نامور فرانسیسی مستشرق ہیں۔ جنہوں نے مسلمانوں اور یہودیوں عیسائیوں کے مذہب کی تحقیق میں عمر صرف کر دی۔ 1901ء سہ کے فرانسیسی اخبارات میں مضمون شائع کرتے ہیں۔ کہ قرآن مذہبی قواعد و احکام ہی کا مجموعہ نہیں بلکہ وہ ایک عظیم الشان ملکی اور تمدنی نظام پیش کرتا ہے۔

کونٹ ہنری دی کاسٹری

اپنی کتاب "اسلام" جس کا ترجمہ مصر کے مشہور مصنف احمد فتی بک زانغول نے 1898ء سہ میں شائع کیا لکھتے ہیں۔ کہ عقل بالکل حیرت زدہ ہے۔ کہ اس قسم کا کلام اس شخص کی زبان سے کیونکہ ادا ہوا جو بالکل امی تھے۔ تمام مشرق نے اقرار کیا کہ یہ وہ کلام ہے۔ کہ نوع انسانی لفظاً و مضامناً ہر لحاظ سے نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ قرآن کو اپنی رسالت کی دلیل کے طور پر لائے جو حال ایک ایسا مستہم بالشان راز چلا آتا ہے۔ کہ اس طلسم کو توڑنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔

انگلستان کا نامور مؤرخ

ڈاکٹر گبن اپنی تصنیف "انخطاط و زوال سلطنت روما" کی جلد 5 باب 50 میں لکھتے ہیں۔ قرآن کی نسبت بحر اطلانتک سے لے کر دریائے گنگا تک نے مان لیا ہے کہ وہ شریعت سے اور ایسے دانشمندانہ اصول اور عظیم الشان قانونی انداز پر مرتب ہوئی کے سارے جہان میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔

مسٹر ماڈلوک پکھتال

نے "اسلام اینڈ ماڈرنزم" لندن پر تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ قوانین جو قرآن میں درج ہیں۔ اور جو پیغمبر ﷺ نے سکھائے۔ وہی اخلاقی قوانین کا کام دے سکتے ہیں۔ اور بس



کتاب کی سی کوئی اور کتاب صفحہ عالم پر موجود نہیں ہے۔ گزشتہ چند سالوں میں مسلمانوں نے کسی تیج الاسلام یا مجتہد کے فتوے کی اندھی تقلید میں قرآن کے اصلی مدعا کو ضبط کر لیا ہے۔ حالانکہ اس قسم کے تمامی امور کو قرآن نے بہت مذموم قرار دیا ہے۔ شیدا یا منتقلید و مقلد مولوی صاحبان غور کرو دیکھو کہ

”کہنتی ہے تجھے خلق خدا غایباناہ کیا“

الکس لوزون

فرانسیسی فلاسفر اپنی کتاب ”لائف آف محمد“ میں لکھتے ہیں۔ محمد (ﷺ) نے جو بلاغت و فصاحت شریعت کا دستور العمل دنیا کے سامنے پیش کیا۔ یہ وہ مقدس کتاب قرآن کریم ہے۔ جو اس وقت دنیا کے تمام ایک شاہجھ حصے میں معتبر اور مسلم سمجھی جاتی ہے۔ جدید علمی اکتشافات میں جن کو ہم نے بزور علم حل کیا ہے یا ہنوز وہ زیر تحقیقی ہیں وہ تمام علوم اسلام و قرآن میں سب کچھ پہلے ہی سے پوری طرح موجود ہیں۔

موسیو سیدو

فرانسیسی خلاصہ تاریخ عرب صفحہ 59-63-64 میں لکھتے ہیں۔ اسلام بے شمار خوبیوں کا مجموعہ ہے۔ اسلام کو جو لوگ وحشیانہ مذہب کہتے ہیں۔ ان کو تاریک ضمیر بتلاتے ہیں۔ وہ غلطی پر ہیں ہم بزور دعویٰ کرتے ہیں کہ قرآن میں تمام آداب و اصول حکمت فلسفہ موجود ہیں۔

موسیو گاسٹن کار

نامور فرینچ مستشرق کے مضمون کا ترجمہ اسی زمانہ کے بیروت کے مشہور انبار البلاغ 13 صفر 1330ھ نے شائع کیا۔ ہے لکھتے ہیں کہ ”اسلام حقیقت میں ایک طرح کا اجتماعی مذہب ہے۔ جس کو دنیا کی 2 بڑے آبادی نے حق تسلیم کیا ہے۔ اس علاقہ مذہب کے قانون (قرآن) میں وہ تمام فوائد و مصالح موجود ہیں۔ جن سے زمانہ حال کا تمدن بنا ہے۔ اسلام ہی نے دنیا کی عمرانی ترقی کے لئے ہر قسم کے زرائع یورپ کو پہنچائے۔ اگرچہ کوئی ہم سے اعتراف نہ کرے۔ مگر امر واقعہ یہی ہے اور سوال کرتا ہے کہ روئے زمین سے اگر اسلام مٹ گیا مسلمان نیست و نابود ہو گئے قرآن کی حکومت جاتی رہی۔ تو کیا دنیا امن قائم رہ سکے گا۔ پھر خود ہی جواب دیتا ہے ”ہرگز نہیں“

نامور جرمن فاضل

اور مستشرق جواہر دی بولف جرمن کے رسالہ دی ہائف بابت 1913ء میں ”اسلام اور حفظ صحت“ پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ قرآن کریم کو حفظ صحت کے اعتبار سے ساری دنیا کی آسمانی کتابوں میں خاص امتیاز حاصل ہے۔ اسلام نے صفائی طہارت اور پاک بازی کے صاف و صریح ہدایات نافذ کر کے جراثیم ہلاکت کو مملکت صدمہ پہنچا یا ہے۔

محقق عمانویس ڈی اش (اسرائیلی)

کوآرڈریلو جلد 127 نمبر 254 میں زیر عنوان ”اسلام“ تحریر فرماتے ہیں۔ یہی عرب لوگ (قرآن کی مدد سے) یورپ کو انسانیت کی روشنی دکھانے آئے۔ جنہوں نے یونان کی مرد عقل اور علم کو زندہ کیا۔ اور مغرب و مشرق کو فلسفہ طب اور ہیئت اور دلچسپ فن سکھانے کے لئے آئے۔ اور علوم جدیدہ کے بانی ہوئے۔



پروفیسر ٹی ڈبلیو آرنلڈ

اپنی کتاب ”پرمپنگ آف اسلام“ صفحہ 379-381 میں لکھتے ہیں۔

”مدارس میں قرآن کی تعلیم دی جائے۔ تو کچھ کم ترقی کا ذریعہ نہیں ہو سکتا۔ افریقہ کو ایک یہ بھی فائدہ ہوا کہ بجائے اپنی رائے سے حکومت کرنے کے انتظام سلطنت کے لئے ایک ضابطہ اور دستور العمل مل گیا۔ مسلمانوں کی تائید اور طرز اسلام سے افریقہ کے ملک میں ملتے بڑے بڑے شہر قائم ہو گئے۔ کہ یورپ کو اولان باتوں کا یقین نہ آیا۔

مسٹر ایچ ایس لیڈر

بعنوان ”عربوں کا احسان تمدن پر“ اور ٹیٹل سرکل لندن میں فرماتے ہیں۔ قرآن و حدیث کی تعلیم دینی و دنیاوی ترقیوں کا سرچشمہ ہے۔ عرب بحیثیت فاتح قوم امن و ترقی بخش قوم کی شان اختیار کرنے لگے۔ تو اس کے لئے قرآن و حدیث کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔

مسٹر ای ڈی ماربل

نے 1912 میں رائل سوکا آف آرٹس میں ایک لیکچر شمالی بحرِ پرچیتے ہوئے فرمایا کہ قرآن نے نظام تہذیب و تمدن پیدا کیا۔ شائستگی کی روح پھونکی۔ سیول گورنمنٹ کا نظام اور حدود و عدالت کے قیام میں اسلام بڑا معاون ثابت ہوا ہے۔ جہاں ابھی تک اسلام کی روشنی نہیں پہنچی۔ لوگوں کے فائدہ کے یہ بہت ضروری ہے کہ حکومت برطانیہ اس کو اسلام قائم رکھے کہ اس کو مضبوط اور طاقتور بنانے کی کوشش کرے۔

جان جاک ویک

مشہور فلاسفر جرمن نے مقامات حریری تاریخ ابوالفدا اور معلقہ طرفہ عربی تصانیف کا لاطینی میں ترجمہ کیا ہے اور ان پر حواشی لکھے ہیں۔ لکھتا ہے کہ تھوڑی عربی جاننے والے قرآن کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ اگر وہ خوش نصیبی سے کبھی آپ ﷺ کی معجزنا قوت بیان سے تشریح سنتے تو یقیناً یہ شخص بے ساختہ سجدے میں گر پڑتے۔ اور سب سے پہلی آواز ان کے منہ سے یہ نکلتی کہ پیارے رسول ﷺ پیارے نبی ﷺ ہمارا ہاتھ پکڑ لیجئے۔ اور ہمیں اپنے پیروں میں شامل کر کے عزت و شرف دینے میں دریغ نہ فرمائیے۔

لندن کا مشہور ہفتہ وار اخبار

نیرسٹ ”13 اپریل 1922ء سہ کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ قرآن کی حسن و خوبی سے جس کو انکار ہے وہ عقل و دانش سے بیگانہ ہے۔

ایک عیسائی فاضل

رانو آفندی معاص نے بیروت کے مسیحی اخبار الوطن 1911ء سہ میں دنیا کا سب سے بڑا امیر و کون ہے۔ پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

”جب کوئی مسلمان قرآن و حدیث کا ایسکوئی سے مطالعہ کرے۔ یا اس پر تہذیب کی نظر ڈالے۔ تو ان میں سے دین و دنیا کے فلاح و بہبودی کے تمامی اسباب پائے گا۔



مشہور مسیحی پادری

ڈین و سینٹلی نے مشرقی کلیسا کے ص 279 میں لکھا ہے۔ قرآن کا قانون بلاشبہ بائبل کے قانون سے زیادہ موثر ثابت ہوا ہے۔

مسٹر جرڈن

نے "قانون ازالہ غلامی انڈیا میں پیش کرتے وقت 1810ء میں فرما پانچ غلامی کی مکروہ رسم اٹھانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہندو شاستر قرآن سے بدل دیا جائے۔

کرنل انجمن امریکہ

کے ایک مشہور دہریہ ہیں۔ جن کو اسلام اور عیسائیت تو کجا دنیا کے کسی مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے اس فہرست میں ان کو خاص طور پر شریک کیا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہندو سے کاراج اسٹرا علم المثلاث سے گر علم ہیما نش ستاروں کے نقشے زمین کا حجم اوجاج طریق شمس۔ سال کی صحیح مدت آلات ہیبت وغیرہ۔ مختلف قسم کے کلاک علم الیکمیات علم المعانات علم المناظر وغیرہ جنہوں نے اس قدر اختراعات اور ایجادیں اور علوم و فنون کو اس قدر نشوونما دی و عیسائی نے تھے۔ ہم کو خوب یاد رکھنا چاہیے۔ کہ موجودہ سائنس کا سنگ بنیاد پیروان اسلام کو ہی رکھنے کا فخر حاصل ہے۔ جو کسی مفید کام کے لئے عیسائیت یا کلیسا کے منت پر نہیں ہیں۔

ہسٹری آف دی مورش ایمپائر ان یورپ

کے مصنف اور مشہور مستشرق جناب ایس پی اسکاٹ لکھتے ہیں۔ ہم کو چاہیے کہ اس غیر معمولی مذہب (اسلام) کی سرعت ترقی اور اس کے دوامی اثرات کی قدر کریں۔ کہ جو ہر جگہ امن و امان دولت و حشمت فرح سرور اپنے ساتھ لے گیا۔

مشہور فرانسیسی مورخ والیئر

تہذیب اسلام پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ پادریو۔ راہو۔ مجاورو۔ اگر تم کو ماہ جولائی میں (جب کہ رمضان کا مہینہ اس مہینے میں آئے۔) 4 بجے صبح سے 10 بجے شب تک آپ پر کھانے پینے کی ممانعت کا قانون عائد کر دیا جائے۔ کسی قسم کی قمار بازی ہو سب سے منع کر دیا جائے۔ شراب حرام کر دی جائے۔ تپتے ہوئے صحرائوں سے گزر کر حج کو جانے کے لئے کہا جائے۔ اپنی آمدنی کا ڈھائی فیصدی حصہ محتاجوں میں تقسیم کر دیں۔ اگر آپ اٹھاراں عورتوں کی رفاقت کا لطف اٹھاتے ہوں۔ اور ان میں سے 14 کو یک نخت کم کر دیا جائے۔ تو کیا آپ ایمانداری سے یہ کہنے کی جرات کر سکتے ہیں کہ ایسا مذہب عیش پرست ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ وہ لوگ جاہل ضعیف العقول ہیں۔ جو مذہب اسلام پر انتہامات و الزامات عائد کرتے ہیں۔ یہ سب بے جا اور صداقت سے معرہ ہیں۔

بلبل ہند مسر و جینی نایندو

ان سے کون ناواقف ہے مسجد و رنگ میں جماعت مسلمین کے روبرو 28 دسمبر 1919ء سمہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا "قرآن کریم غیر مسلموں سے رواداری کا برتاؤ سکھاتا ہے۔" دنیا کے تمام بڑے بڑے مذاہب کم و بیش ایسا رعلی النفس کی تعلیم دیتے ہیں۔ مگر اسلام اس باب میں سب سے آگے ہے۔ بنی نوع انسان کی خدمت تعلیم اسلام کا سرمایہ ناز ہے۔ اس لئے اسلام نے تمام عالم گیر اخوت کا اصول دنیا کے روبرو پیش کیا ہے دنیا اسی اصول کی پیروی کرنے سے خوش حال ہو سکتی ہے۔



مہاتما گاندھی

اپنے مضمون میں جو (خدا ایک ہے) کے موضوع سے آپ ہی کے اخبار ”ینگ انڈیا“ میں شائع ہوا فرماتے ہیں۔ کہ مجھے قرآن کو الہامی کتاب تسلیم کرنے میں ذرہ برابر بھی تعامل نہیں ہے۔ ہندو مسلم اتحاد اور مولیوں کے بلوے پر گاندھی جی نے ایک مضمون اپنے اخبار میں لکھا کہ پیغمبر اسلام ﷺ کی تمام زندگی کے واقعات مذہب میں کسی سختی کو روا رکھنے کی مخالفت سے لبریز ہیں۔ جہاں تک مجھ کو علم ہے کسی مسلمان نے آج تک کسی کو زبردستی مسلمان بنانا پسند نہیں کیا۔ اسلام اگر اپنی اشاعت کے لئے قوت اور زبردستی استعمال کرے گا۔ تو تمام دنیا کا مذہب باقی نہ رہ جائے گا۔ یہ ہے وہ اسلام ”ماخوذ از پیام امن“ آج کل جو محض ضد اور اندھی تقلید اور زعم باطل کی وجہ سے انصاف سے ہٹ کر مقدس برگزیدہ اسلام پر جاوید الزام تراشی میں جو مشغول ہیں۔ ان کو چاہیے کہ میدان علم میں آنکھ کھولیں اور دیکھیں کہ مشاہیر عالم کے آراء کیا ہیں۔؟ اور خود اپنے ہاں کے نامور اہل قلم چند رپال۔ مسٹر بھوپندر ناتھ۔ ماسوائے اسلام کے متعلق کیا خیال رکھتے ہیں۔ دور حاضرہ کی عالم گیر شخصیت کا انسان مہاتما گاندھی کے زیرین ارشاد کو بہ نظر غائر دیکھو کہ صداقت اسلام کے وہ کس قدر دلدادہ ہیں۔ کیا وہ طبقہ جو اسلام پر الزام دھرتا ہے۔ یہ جاہل ضعیف العقل و عقل و دانش سے بیگانہ ہیں۔ اس کا جواب فرانس کا مورخ والیٹر ولندن کا مشہور اخبار ہفتہ وار رائیٹر ریسٹ 13 اپریل 1922ء سہ کی اشاعت میں دے چکا ہے۔ کہ بے شک اسلام کو الزام دینے والا جاہل ضعیف العقل و عقل و دانش سے بیگانہ ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 01 ص 160

محدث فتویٰ